غزلیں

ڈاکٹر ہلال فرید

○

سارے ہی کام منحصر ہوتے ہیں دورِ جام پر
ٹھہرے گا دل کا درد جب نکلیں گے ہم بھی کام پر

ڈھونڈے الگ ہی راستے، پہنچے الگ مقام پر
ایسے کہاں تھے ہم بھلا چلتے جو راہِ عام پر

بھیجا پیام اُس نے اک لکھ کے ہمارے نام پر
بنتی گئیں کہانیاں بھیجے ہوئے پیام پر

ہم کو نہ بھول پاؤ گے، بچھڑے تو لوٹ آؤ گے
کتنا یقین تھا ہمیں اپنے خیالِ خام پر

وہ جو چلا گیا کہیں وہ تھا عجیب آدمی
کتنی دعائیں دیں مجھے اُس نے مرے سلام پر

ناموں سے کھیل مت کرو، ناموں کے تیج سے ڈرو
لوگوں پہ اس قدر ستم اور وہ بھی رام نام پر

آنکھوں میں اک چمک سی ہے سانسوں میں بھی مہک سی ہے
لگتا ہے جیسے آج شب اُترے گا چاند بام پر

پڑھتے ہیں شعر آپ تو، دیتے ہیں داد ہم ہلالؔ
لفظوں کے اہتمام پر، لہجے کے التزام پر

لندن (انگلستان)

رضا امروہوی

○

اَن کہی داستاں کہی بھی نہیں
کہتے کیا وہ کہیں لکھی بھی نہیں

جس گلی کے تھے باسی ہم اور تم
وہ گلی آج تک سجی بھی نہیں

میں نے سب کچھ اُسی کو سونپ دیا
اب وہ اس گھر میں اجنبی بھی نہیں

غالباً یہ بھی مصلحت ہے کوئی
آنکھوں میں یاس ہے نمی بھی نہیں

جہاں اپنی انا کا سودا ہو
کہیں ایسی دکاں کھلی بھی نہیں

کب سے میرے وجود کے اندر
حشر برپا ہے خامشی بھی نہیں

ہم تو جینے کو جی رہے ہیں رضاؔ
کیف پرور یہ زندگی بھی نہیں

C-4، گلی نمبر 12، ششی گارڈن، دہلی-91، موبائل: 7827810345